تبصرہ کتب

نام کتاب: یوسف عزیز مگسی
مصنف: پروفیسر ڈاکٹر انعام الحق کوثر
تبصرہ نگار: ایم۔ ایچ۔ رحمٰن
صفحات: ۱۰۴
قیمت: ۷۰ روپے

تحقیق کے میدان میں پروفیسر ڈاکٹر انعام الحق کوثر نے جو مقام بنایا ہے اس مقام پر فائز پاکستانی دانشور و محقق انگلیوں پر گنے جا سکتے ہیں۔ موضوع کے انتخاب، سادہ ترین اسلوب، نادر معلومات اور دستاویزات کے ذریعے انفرادیت اور موقع کی مناسب کے حوالے سے موصوف کا کوئی جواب ہی نہیں۔ ۹۵ سے زائد خالصتاً تحقیقی کتب اس امر کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

زیرِ نظر کتاب سرزمین بلوچستان کے ایسے نامور فرزند کے افکار کا احاطہ کرتی ہے جو بلوچ قوم اور بلوچستان کے لیے وجہِ افتخار ٹھہرا، اور یہ ڈاکٹر موصوف کی تحقیق ہی کا ثمر ہے کہ یوسف علی عزیز مگسی کا ذکر، ان کی سوچ اور ان کی خدمات آج بھی زندہ ہیں۔ یوسف عزیز مگسی پر متعدد مقالہ جات اور مضامین کے علاوہ ''مکاتیب یوسف عزیز مگسی'' اور زیرِ نظر کتاب کی اشاعت مصنف کی اس جہدِ مسلسل کے شاہد ہیں۔

کتاب یوسف عزیز مگسی بنیادی طور پر ۴ ابواب پر مشتمل ہے کتاب کا انتساب یوسف عزیز مگسی کے پوتے سابق وزیرِ اعلیٰ بلوچستان نواب ذوالفقار علی مگسی اور یوسف عزیز مگسی کے عزیز دوست محمد امین کھوسہ (مرحوم) کے نام ہے۔ شروعات کے زیرِ عنوان مصنف کتاب کی اشاعت کے محرک اور یوسف عزیز مگسی کے افکار کا مختصر مگر جامع تذکرہ

کرتے ہیں۔ کتاب میں تقریباً ۵۰ سال قبل کے کراچی کے ایک ماہوار رسالے کے یوسف عزیز مگسی کے تراشے ان کی اصلی حالت میں دیئے گئے ہیں جن سے حامل مضمون کی زندگی اور شخصیت کے مزید تعمیری پہلو ابھر کر سامنے آتے ہیں۔ کتاب کا حصہ انگریزی میں ۱۹۳۲ء کی بلوچ کانفرنس میں منظور کی جانے والی قرارداد اور یوسف عزیز مگسی کا تحریر کردہ انگریزی مضمون Reforms in Balochistan (ریفارمز ان بلوچستان) یقیناً قارئین کی دلچسپی کا مرکز بنیں گے۔ موجودہ حالات میں جب صوبہ بلوچستان کو شورش زدہ اور عدم استحکام کے مرکز کے طور پر پیش کرنے کے مذموم پروپیگنڈا کے ساتھ ساتھ یہاں آباد اقوام کے حقوق کی صلبی کا واویلا بھی اپنے عروج پر ہے، بلوچ قوم بلکہ پورے بلوچستان کی اقوام کے حقیقی ہمدرد یوسف علی عزیز مگسی کی ان دو تحاریر سے عیاں ہوتی ہے، مثبت تعمیری اور زمینی حقائق پر مبنی سوچ ہمارے صوبے کو درپیش مسائل کے حل کی راہ میں انتہائی مدومعاون ثابت ہوگی۔ یہ یکجہتی کے فروغ کا باعث بنے گی جوان گمراہ کن پروپیگنڈوں کے توڑ کا واحد مؤثر ذریعہ ہے۔

ذاتی طور پر جو چیز مجھے کتاب کا مرکز کشش معلوم ہوئی وہ تقریباً ۷۰ سال قدیم دستاویزات کے اصلی عکس ہیں جو کتاب میں دیے گئے ہیں۔ ان میں مذکورہ بالا مضمون اور میر یوسف علی عزیز مگسی کے اپنے ہاتھ کے لکھے ہوئے مکاتیب ہیں جن سے ان کی سوچ اور فکر کی ترجمانی ہوتی ہے۔ وہ سب لوگ جو مشاہیر بلوچستان اور بلوچستان سے دلچسپی رکھتے ہیں ان کے لیے اس کتاب کے مندرجات اور بذات خود یہ کتاب ایک انمول خزینے کی حیثیت رکھتی ہے۔

تاریخ بلوچستان کا کوئی طالب علم ہو یا استاد، بلوچستان کے مزاج کو جاننے کا خواہش مند عام قاری ہو یا پھر وہ پالیسی ساز شخصیات جن کے لیے یہ جانکاری ناگزیر ہے۔ یا پھر صرف معیاری مطالعہ کا کوئی شائق، کتاب مذکورہ یقیناً ان سب کی دلچسپی کا محور بن کر ابھرے گی۔ پروفیسر ڈاکٹر انعام الحق کوثر اس کاوش پر حق دار مبارک باد اور سزاوار تحسین ہیں۔